اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح
سلسلہ نمبر146:

درخت لگائیے، ثواب کمائیے!

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

درخت لگانے کے فوائد:

ماحول میں درختوں کا وجود جس قدر عظیم الشان فوائد کا ذریعہ ہے وہ روزِ روشن کی طرح واضح ہیں، یہ آب وہوا میں بہتری لاکر اسے ماحول کے لیے مفید سے مفید تر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، ان کی وجہ سے معاشرے میں بسنے والے جانداروں کی صحت پر خوشگوار اثر پڑتا ہے، ان کی ٹھنڈی چھاؤں اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، ان کے پھل زندگی کے لطف میں اضافہ کرتے ہیں۔ ہر درخت، بیل اور پودا اپنی الگ خاصیت رکھتا ہے، ان کے علاوہ بھی درختوں کے بے شمار فوائد ہیں، یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں درخت اُگانے کی بڑی ترغیب دی جاتی ہے۔ یہ تو اس کے دنیوی فوائد ہیں، جبکہ احادیثِ مبارکہ میں حضور اقدس ﷺ نے اس کے عظیم الشان اخروی فضائل بھی بیان فرمائے ہیں، جن کو مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ درخت لگانا کس قدر اَجر وثواب کا کام ہے اور اس کی کس قدر ترغیب دی گئی ہے!! درخت اگانے کے دنیوی اور اُخروی فوائد معلوم ہو جانے کے بعد اس میں انفرادی اور اجتماعی طور پر خود بھی حصہ لینا چاہیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دینی چاہیے، البتہ جو درخت ماہرین کی نظر میں آبادی کے لیے مناسب اور مفید نہ ہوں تو ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ذیل میں درخت لگانے کے فضائل پر مشتمل احادیث مبارکہ بمع ترجمہ بیان کی جاتی ہیں، پھر آخر میں ان احادیث سے ثابت ہونے والی باتوں کا خلاصہ ذکر کیا جائے گا ان شاء اللہ۔

تحریر کے مقاصد:

اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ:

- درخت لگانے کی دنیوی اور اُخروی اہمیت اور فضائل وفوائد معلوم ہو جائیں۔
- درخت لگانے کے فضائل پر مشتمل احادیث مبارکہ عام ہو جائیں۔
- درخت لگانے سے متعلق نظریاتی اور عملی غلط فہمیاں دور ہو جائیں اور نیت کی بھی اصلاح ہو جائے۔
- درخت لگانے کی دعوت اور ترغیب ہو جائے۔
- درختوں اور پودوں سے متعلق تحقیق کرنے والے حضرات کے لیے مفید ثابت ہو۔

درخت لگانے سے متعلق احادیث ملاحظہ فرمائیں:

1۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے، پھر اس (کے پھل، پتوں یا کسی بھی حصے) سے کوئی انسان یا جانور کھالیتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

- صحیح بخاری میں ہے:

6012: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ».

سبحان اللہ! درخت میں سے کوئی انسان یا جانور کچھ کھالے تو اس درخت لگانے والے کو اس کا اجر و ثواب ملتا ہے۔ ظاہر ہے کہ درخت سے نجانے کتنے چھوٹے بڑے جاندار اپنے مزاج کے موافق کچھ نہ کچھ کھا ہی لیتے ہیں تو یہ سب اس شخص کے لیے اجر کا باعث ہے، اسی طرح اگر کوئی انسان کچھ کھالے تب بھی اس درخت لگانے والے کو اجر ملتا ہے۔

2۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جب مسلمان کوئی درخت یا کھیتی اُگاتا ہے، پھر اس سے کوئی انسان، جانور یا کوئی بھی چیز کچھ کھالیتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

- صحیح مسلم میں ہے:

4051: عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مُبَشِّرٍ الأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ»؟ فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ، فَقَالَ: «لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً».

اس میں درخت کے ساتھ ساتھ کھیت کا بھی ذکر ہے۔

3۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جب مسلمان کوئی درخت اُگاتا ہے، پھر اس سے کوئی انسان، جانور یا کوئی پرندہ کچھ کھالیتا ہے تو یہ اس کے لیے قیامت تک صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

- صحیح مسلم میں ہے:

4053: عَمْرو بْن دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا

فَقَالَ: «يَا أُمَّ مَعْبَدٍ، مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ»؟ فَقَالَتْ: بَلْ مُسْلِمٌ، قَالَ: «فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

4۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جس شخص نے درخت اگایا، پھر اس سے کوئی انسان، پرندہ، درندہ یا کوئی اور جانور کچھ کھالیتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

- مسند احمد میں ہے:

15201: عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ سَبُعٌ أَوْ دَابَّةٌ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ».

اس حدیث میں پرندوں اور درندوں کے کھانے کا بھی صراحت سے ذکر کیا گیا ہے۔

5۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جس شخص نے کوئی درخت اُگایا یا کھیتی اُگائی، پھر اس سے کسی انسان، درندے، پرندے یا کسی اور جانور نے کچھ کھالیا تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

- مسند احمد میں ہے:

27043: عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا أَوْ زَرَعَ زَرْعًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ سَبُعٌ أَوْ دَابَّةٌ أَوْ طَيْرٌ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ».

6۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جس شخص نے کوئی درخت اُگایا، پھر اس سے کوئی انسان یا اللہ کی مخلوقات میں سے کوئی بھی مخلوق کچھ کھالیتی ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

- مسند احمد میں ہے:

27506: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ مَوْلَى بَنِي يَزِيدَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا بِدِمَشْقَ فَقَالَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هَذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ آدَمِيٌّ وَلَا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ».

7۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جب مسلمان کوئی کھیتی اگاتا ہے، پھر اس سے کوئی انسان، کوئی جنّ، کوئی پرندہ یا کوئی بھی چیز کچھ کھالیتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

- مستخرج ابی عوانہ میں ہے:

5192- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَائِرٌ وَلَا جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ».

8۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جس شخص نے کوئی درخت اگایا، پھر اس میں سے جو کچھ بھی کھایا جائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے، اور جو کچھ بھی چوری کیا جائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے، اور جو کچھ بھی پرندہ اس میں سے کھالے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔“

- مستخرج ابی عوانہ میں ہے:

5186: عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا فَمَا أُكِلَ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ الطَّيْرُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ».

9۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس علم حاصل کرنے کی غرض سے کچھ طلبہ آئے، تو انھوں نے دیکھا کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ درخت لگا رہے ہیں، تو ان طلبہ نے تعجب سے عرض کیا کہ آپ حضور ﷺ کے صحابی ہو کر یہ دنیوی کام کر رہے ہیں؟؟ تو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جس شخص نے کوئی درخت اُگایا، تو اس میں سے کوئی انسان، پرندہ یا کوئی اور جانور جو کچھ بھی کھاتا ہے تو اللہ اس کو اس کا اجر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ خشک نہ ہو جائے۔“

- الترغیب والترہیب میں ہے:

454: عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ، فَوَجَدُوهُ يَغْرِسُ غَرْسًا مُقْبِلًا عَلَى غَرْسِهِ، فَقَالُوا: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا عَلَى الدُّنْيَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا أَجْرَى

اللهُ لَهُ أَجْرَ مَنْ أَكَلَ مِنْهُ مِنْ إِنْسَانٍ أَوْ طَيْرٍ أَوْ دَابَّةٍ حَتَّى يَيْبَسَ».

اس سے معلوم ہوا کہ درخت لگانا کوئی دنیوی کام نہیں کہ اس کو دنیاوی کام سمجھ کر نظرانداز کیا جائے بلکہ درخت لگانا اجر وثواب کا کام ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ درخت کو پانی دیتے رہنا چاہیے تاکہ خشک ہو کر اس کے دنیوی واُخروی فوائد ختم نہ ہو جائیں۔

10۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ”جس نے کوئی عمارت تعمیر کی یا کوئی درخت لگایا کسی ظلم وزیادتی کے بغیر (یعنی جائز طریقے سے،) تو جب تک مخلوقِ خدا اس سے فائدہ اٹھاتی رہے گی تو اس کو مسلسل اجر ملتا رہے گا۔“

- مسند احمد میں ہے:

15616: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ بَنَى بُنْيَانًا مِنْ غَيْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ أَوْ غَرَسَ غَرْسًا فِي غَيْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ: كَانَ لَهُ أَجْرٌ جَارٍ مَا انْتُفِعَ بِهِ مِنْ خَلْقِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى».

یہ حدیث المعجم الکبیر میں بھی ہے:

410: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ بَنَى بُنْيَانًا فِي غَيْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ، أَوْ غَرَسَ غَرْسًا فِي غَيْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ: كَانَ لَهُ أَجْرًا جَارِيًا مَا انْتَفَعَ بِهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

یعنی اس تعمیر اور درخت سے جتنی مخلوقات فائدہ اٹھاتی رہیں گی تو اس کو اجر ملتا رہے گا۔

11۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جب کوئی شخص کوئی درخت اگاتا ہے تو جتنا پھل اس میں سے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بقدر اس کے لیے اجر لکھ دیتا ہے۔“

- مسند احمد میں ہے:

23520: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قَدْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذَلِكَ الْغِرَاسِ».

سبحان اللہ! درخت پر جتنے پھل لگیں گے اتنا ہی اجر ملتا رہے گا۔ یہ مضمون متعدد احادیث میں آیا ہے:

- **الترغیب والترہیب میں ہے:**

456: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا فَأَثْمَرَ أَعْطَاهُ اللهُ بِكُلِّ ثَمَرَةٍ عَدَدَ مَا يَخْرُجُ مِنَ الثَّمَرَةِ حَسَنَاتٍ».

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس شخص نے کوئی درخت اگایا اور اس میں پھل نکل آیا تو اللہ اس کو پھلوں کے بقدر نیکیاں عطا کرتا ہے۔''

- **المعجم الکبیر میں ہے:**

3968: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَغْرِسْ غَرْسًا كَتَبَ اللهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ بِقَدْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذَلِكَ الْغِرَاسِ».

- **معجم ابی یعلی میں ہے:**

185: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ غَرَسَ غَرْسًا فَأَثْمَرَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ بِقَدْرِ ذَلِكَ الثَّمَرِ».

12۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''سات طرح کی چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر انسان کو موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے حالاں کہ وہ قبر میں ہوتا ہے:

1. علم سکھانے کا۔
2. نہر کھدوانے کا۔
3. کنواں کھدوانے کا۔
4. درخت لگانے کا۔
5. مسجد بنانے کا۔
6. قرآن مجید وراثت میں چھوڑ جانے کا (کہ لوگ اس سے تلاوت کرتے رہیں)۔
7. ایسی اولاد چھوڑ جانے کا جو اس کے لیے موت کے بعد استغفار کرتی ہو۔''

- معجم ابی یعلی میں ہے:

7289: عَن قَتادة عَن أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُول اللهِ ﷺ: «سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ، وهُو فِي قَبْرِهِ: مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا، أَوْ كَرَى نَهْرًا، أَوْ حفَرَ بِئْرًا، أَوْ غَرَسَ نَخْلا، أَوْ بَنَى مَسْجِدًا، أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا، أَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ».

13۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ "اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہو (جس کو وہ لگانا چاہ رہا ہو) تو اگر قیامت قائم ہونے سے پہلے اسے لگا سکتا ہے تو ضرور لگا لے۔"

- اتحاف الخیرۃ المہرۃ میں ہے:

2944: عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِي يَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَفْعَلْ».

احادیث مبارکہ سے ثابت ہونے والے امور:

ما قبل میں مذکور احادیث سے درج ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

- درخت لگانا کوئی دنیوی کام نہیں کہ اس کو دنیاوی کام سمجھ کر نظر انداز کیا جائے بلکہ درخت لگانا عظیم الشان اجر وثواب کا کام ہے، اس لیے اس معاملے میں بھی اپنا زاویہ نگاہ تبدیل کرنا چاہیے۔
- درخت سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی مخلوق چاہے انسان ہو، پرندے ہوں، درندے ہوں، کیڑے مکوڑے ہوں، یا کوئی بھی جانور کچھ کھالے یا کسی بھی قسم کا کوئی فائدہ اٹھائے تو یہ درخت لگانے والے کے لیے صدقہ اور باعثِ اجر ہے۔
- کوئی شخص چوری چھپے یا بغیر اجازت کے اس درخت سے کچھ کھالے تو اس کا بھی اس درخت لگانے والے کو اجر ملتا ہے۔
- درخت لگانے میں اگر وہ ثواب کی نیت نہ بھی کرے تب بھی اس کو اجر ملتا ہے کیوں کہ یہ مخلوقِ خدا کو نفع رسانی

کے کام آرہا ہے جو بذاتِ خود نیکی ہے۔

- اس درخت پر جتنے بھی پھل اُگتے ہیں اُن کے بقدر اس کو اجر ملتا ہے اور اتنی ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔
- درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے، جس کا اجر موت کے بعد بھی ملتا ہے۔
- درخت لگانا اس قدر اہم اور کر گزرنے والے کاموں میں سے ہے کہ اگر قیامت قائم ہونے لگے اور کسی کے ہاتھ میں پودا ہو جس کو وہ لگانا چاہ رہا ہو تو اگر قیامت قائم ہونے سے پہلے اسے لگا سکتا ہے تو لگالے۔

ان تمام امور سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ دنیوی اور اخروی اعتبار سے درخت لگانے کا کس قدر عظیم نفع ہے۔ اللہ تعالی ہر ایک کو توفیق عطا فرمائے۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
14 جُمادیٰ الثانیہ 1441ھ/9فروری 2020
03362579499